

شرکا

ڈاکٹر رضا باقر	چیئر مین اور گورنر بینک دولت پاکستان
جناب جمیل احمد	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
ڈاکٹر عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اور بی ایس جی)
ڈاکٹر سعید احمد	چیف اکاؤنٹسٹ
جناب اعظم فاروق	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب عاطف آربخاری	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیرونی رکن
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کمیٹی سیکریٹری / کارپوریٹ سیکریٹری

حالیہ معاشی صورت حال کا جائزہ اور مالی سال 20ء کے امکانات

- 1- شعبہ زری پالیسی کے اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو ستمبر 2019ء کے زری پالیسی فیصلے کے بعد اہم معاشی متغیرات میں ہونے والی پیش رفتوں اور ابھرتے ہوئے رجحانات کا ایک جائزہ پیش کیا۔
- 2- مہنگائی پر بحث کرتے ہوئے کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ پاکستان دفتر شماریات نے قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی پر ڈیٹا کی ایک نئی سیریز جاری کی ہے جو شہری اور دیہی صارف اشاریہ قیمت کی بہ وزن اوسط پر مشتمل ہے۔ عملے نے دیہی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی سے متعلق مسائل اور انہیں حل کرنے کے حوالے سے شماریاتی تکنیکوں کی وضاحت کی۔
- 3- کمیٹی کو بتایا گیا کہ اکتوبر 2019ء میں سال بسال قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 11.0 فیصد تھی۔ اسی طرح، شہری صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 10.9 فیصد جبکہ دیہی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 11.3 فیصد درج کی گئی۔ صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں اضافے کا سبب غذائی ایشیا اور توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتیں ہیں۔ صارف اشاریہ قیمت میں مہنگائی کا ہیٹ میپ پیش کرتے ہوئے کہا گیا کہ نئی اساس کے ساتھ ساتھ پرانی اساس کے تمام اشاریوں میں عمومی مہنگائی کو بڑھانے میں اہم کردار غذائی مہنگائی نے ادا کیا جبکہ اس کے بعد قومی مہنگائی اور توانائی کی مہنگائی سرفہرست رہے۔ یہ بات واضح کی گئی کہ غذائی مہنگائی کو بڑھانے میں تلف پذیر اور غیر تلف پذیر غذائی اجزاء دونوں نے اہم کردار ادا کیا۔ صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں ماہ بہ ماہ تبدیلیوں پر بحث کرتے ہوئے آگاہ کیا گیا کہ ستمبر اور اکتوبر 2019ء میں صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں بالترتیب 0.8 اور

¹ اجلاس کی تعداد کیلنڈر سال کے مطابق ہوتی ہے۔

1.8 فیصد کا ماہ بہ ماہ اضافہ درج کیا گیا۔ مزید کہا گیا کہ اکتوبر 2019ء میں بلند مہنگائی کا سبب غذائی مہنگائی اور مکان کے کرایوں میں اضافہ تھا۔ مہنگائی کے امکانات پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے عملے نے کہا کہ اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 11 تا 12 فیصد کی حد میں رہنے کی توقع ہے۔

4- اسٹیٹ بینک کے اسٹاف نے آگاہ کیا کہ یکم جولائی تا یکم نومبر مالی سال 20ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثوں میں 367 ارب روپے کی کمی ہوئی، جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 181 ارب روپے کی نمو ہوئی تھی، اس کی بنیادی وجہ سرکاری قرض کی خالص واپسی ہے۔ اسی طرح، یکم جولائی تا یکم نومبر مالی سال 20ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں 258 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 19ء کے اسی عرصے میں 186.0 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی تھی جس کی بنیادی وجہ ملک کے بیرونی کھاتوں میں بہتری تھی۔ تاہم، یکم نومبر 2019ء تک زرو سٹیج (ایم ٹو) میں 12.8 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی تاریخ پر سال بسال شرح نمو 9.7 فیصد تھی۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ مالی سال 20ء کے دوران ایم ٹو کے اجزائے ترکیبی میں بھی فرق آیا جس میں نمونینکوں کے خالص ملکی اثاثوں کی بنا پر ہوئی ہے، اس کی بنیادی وجہ ملک کے بیرونی کھاتے میں آنے والی بہتری ہے۔ حکومت کی میزانیہ قرض گیری پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا کہ حکومت نے صرف جدولی بینکوں سے قرض لیا ہے۔ پچھلے سال یکم جولائی تا یکم نومبر کے دوران حکومت نے اسٹیٹ بینک سے 2.8 ٹریلین روپے قرض لیا تھا جبکہ اس سال اسی عرصے میں حکومت نے 57 ارب روپے کا قرض واپس کیا، جو اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثوں میں کمی کی اہم وجہ بھی ہے۔

5- زرعی مجموعوں کے رجحانات پر بحث کے دوران یہ بات اجاگر کی گئی کہ یکم جولائی تا یکم نومبر مالی سال 20ء کے دوران بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں 136 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 197 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ خالص ملکی اثاثوں میں بیشتر کمی نجی شعبے کی جانب سے قرضے کی خالص واپسی اور سرکاری شعبے کے اداروں کو قرضے میں نمایاں کمی کی وجہ سے ہوئی۔ یکم جولائی تا یکم نومبر مالی سال 20ء کے دوران نجی شعبے نے 4 ارب روپے کے قرضوں کی خالص ادائیگی کی، جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں قرضے میں 223 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ نجی شعبے کے قرضوں میں کمی کا سبب قرض لینے کی لاگت میں اضافے کے علاوہ معاشی سرگرمی میں سست روی بھی ہے۔ مزید کہا گیا کہ نجی شعبے کے قرضے بڑھنے کا انحصار طلب اور رسد کی صورت حال پر ہے۔ رسد کے پہلو سے، مجموعی طور پر مالی سال 20ء کے پہلے چار ماہ کے دوران بینک امانتوں میں کمی دیکھنے میں آئی، تاہم سال بسال بنیاد پر دیکھا جائے تو یکم نومبر مالی سال 20ء تک ان امانتوں میں 10.3 فیصد اضافہ ہوا ہے، جبکہ گذشتہ سال یکم نومبر کو 8.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مزید یہ بات اجاگر کی گئی کہ شرح سود بڑھنے کی وجہ سے ذاتی امانتوں کا رجحان غیر نفع بخش سے نفع بخش کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ تاہم، خصوصی قابل منتقلی روپیہ کھاتے (ایس سی آر اے) کے بہاؤ نے رسد پر مثبت اثرات مرتب کیے، جس سے جولائی تا اکتوبر مالی سال 20ء کے دوران 434.2 ملین ڈالر کی آمد ہوئی، جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران 291.5 ملین ڈالر کا اخراج ہوا تھا۔ مزید یہ بھی مشاہدہ کیا گیا کہ اگرچہ غیر فعال قرضے قدرے زیادہ ہیں تاہم بحیثیت مجموعی، رسد کی مجموعی صورت حال نجی شعبے کے قرضے کے لیے سازگار ہے۔

6- نجی شعبے کے قرضے کی طلب کی صورت حال پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا کہ جون 2018ء کے بعد بہ وزن اوسط شرح قرض گاری میں تقریباً 600 بی پی ایس کا اضافہ ہوا ہے۔ بہ وزن اوسط شرح قرض گاری میں اس اضافے اور بلند رسد پر بیمہ نے قرض کی طلب گھٹانے میں کردار ادا کیا۔ نجی شعبے کے قرضے کی پست طلب قرضے کی درخواستوں میں مسلسل کمی سے بھی ظاہر ہے۔ مزید برآں، طلبی صورت حال میں کمی کی بابت گفتگو کرتے ہوئے جو فرم کو درپیش رکاوٹوں کی وجہ سے ہو سکتی ہے، بتایا گیا کہ ایشیا کے ذخائر (انویٹریز) بڑھ رہے ہیں اور فروخت گھٹ رہی ہے، جس سے منافع کم ہو رہا ہے۔

7- نجی شعبے کے قرضے کے منظر نامے پر بتایا گیا کہ مالی سال 20ء میں نجی قرضہ میں متوقع نمو پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے بڑھایا گیا ہے تاکہ قرضے کی حدود میں نمایاں اضافے اور برآمدی ماکاری اسکیم (ای ایف ایس) اور طویل مدتی ماکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے متوقع طور پر نسبتاً زیادہ استعمال کے اثرات کو شامل کیا جائے۔

8- مالیاتی خسارے پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا کہ پہلی سہ ماہی کے مالیاتی اعداد و شمار ابھی جاری ہونا باقی ہیں تاہم قرضوں کے لحاظ سے مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کا خسارہ، مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں جی ڈی پی کے 1.4 فیصد خسارے کے مقابلے میں کافی کم رہنے کی توقع ہے۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ کفایت شعاری کے حوالے سے اقدامات، ایف بی آر کی ٹیکس وصولی اور غیر ٹیکس محصولات میں بحالی ہے۔ ایف بی آر کے ٹیکسوں میں بنیادی حصہ بالواسطہ ٹیکسوں نے ڈالا، جو مالی سال 20ء کے پہلے چار ماہ میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 14.2 فیصد بڑھ گئے۔ یہ بہتری ملکی اور درآمدی سامان دونوں سے حاصل شدہ سیلز ٹیکس کی بحالی کا نتیجہ ہے۔ تاہم یہ بات اجاگر کی گئی کہ گاڑیوں، فولاد اور فولادی مصنوعات کی درآمد میں کمی کے نتیجے میں کسٹم ڈیوٹیوں کی وصولی میں معمولی کمی آئی ہے۔

9- قرض پر سود کی ادائیگیوں پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ عبوری اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی سودی ادائیگیوں میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 16.3 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ مزید بتایا گیا کہ بیرونی سود کی ادائیگیوں میں 60.0 فیصد سے زائد اضافہ ہوا ہے، جسے بنیادی طور پر شرح سود کے بڑھنے، شرح مبادلہ میں کمی اور بیرونی مالکاری میں اضافے سے منسوب کیا گیا۔ ترقیاتی بجٹ (پی ایس ڈی پی) کی جاری کردہ رقم میں مالی سال 20ء کے پہلے چار ماہ کے دوران گذشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت 143.8 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ مالی سال 20ء کے مالیاتی منظر نامے کو اجاگر کرتے ہوئے کہا گیا کہ بجٹ خسارہ بجٹ تخمینوں کے قریب رہنے کا امکان ہے۔

10- اسٹاف نے عالمی اقتصادی حالات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آئی ایم ایف نے 2019ء میں عالمی نمو کے اپنے تخمینے کو ایک بار پھر نظر ثانی کے بعد 3.0 فیصد کر دیا ہے۔ 2019ء میں عالمی تجارتی نمو 1.1 فیصد متوقع ہے جو 2020ء میں بحالی کے بعد 3.2 فیصد ہو جائے گی۔ مزید برآں کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ پست عالمی نمو اور کم مہنگائی کو مد نظر رکھتے ہوئے متعدد مرکزی بینک تو سیمی زری پالیسی اختیار کر رہے ہیں۔ مزید، یہ اجاگر کیا گیا کہ مالی سال 20ء کے دوران تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کے ساتھ ساتھ چینی، گندم اور چاول کی قیمتوں میں اضافے سے پاکستان کے توازن ادائیگی پر بھی مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

11- ستمبر 2019ء کے زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس کے بعد سے توازن ادائیگی کی پوزیشن میں تبدیلیوں سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ جاری کھاتے کے توازن میں بہتری کا سلسلہ برقرار ہے اور وہ اکتوبر 2019ء میں فاضل میں تبدیل ہو گیا۔ یہ بہتری بنیادی طور پر ایشیا اور خدمات کے تجارتی خسارے میں ہونے والی کمی کی وجہ سے آئی۔ مزید بتایا گیا کہ درآمدات میں کمی کارخان برقرار ہے جبکہ برآمدات میں معمولی بحالی دیکھنے میں آئی ہے۔

12- مزید بتایا گیا کہ تجارتی توازن میں سازگار رجحانات، استحکام کے اقدامات کے سامنے آنے والے اثرات کو ظاہر کرتے ہیں، جن میں گذشتہ برس کے دوران شرح مبادلہ کی قدر میں کمی کے ساتھ ساتھ دیگر انتظامی اقدامات نے اہم کردار ادا کیا۔ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ اکتوبر 2019ء کے دوران برآمدات میں 7.3 فیصد کی سال بسال نمودار جی گئی جبکہ گذشتہ برس کے اسی مہینے میں 5.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ نہ صرف ٹیکسٹائل ایشیا کا بلند حجم برآمدات میں اس اضافے کی وجہ ہے، بلکہ اسے غیر روایتی اشیاء جیسے چھوٹے جہاز، خوراک، کیمیکل، ٹریکٹر اور اسپینر پارٹس سے بھی منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اکتوبر 2019ء میں درآمدات میں 23.5 فیصد کمی ہوئی جبکہ اکتوبر 2018ء میں 6.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ دوسری طرف، گذشتہ دو ماہ کی کمی کے بعد ستمبر 2019ء میں کارکنوں کی ترسیلات زر میں 17.6 فیصد نمو ہوئی۔ سعودی عرب، ریاست ہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ، متحدہ عرب امارات اور خلیج تعاون تنظیم (جی سی سی) کے دیگر ممالک کی ترسیلات زر میں نمو کو اس اضافے کی وجہ قرار دیا گیا۔ اکتوبر 2019ء کے دوران اس میں 2.9 فیصد کمی واقع ہوئی۔ مزید برآں، کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ اسٹیٹ بینک نے کمرشل بینکوں کو ترسیلات زر میں اضافے کی کوششوں کی تلافی کرنے کے لیے ترقیاتی ڈھانچے میں ترمیم کی ہے۔

13- مزید یہ کہ مالی رقوم کی آمد پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے واضح کیا گیا کہ ستمبر مالی سال 20ء کے دوران مالی کھاتے (خالص) میں 112 ملین ڈالر کار فاضل موجود تھا جبکہ گذشتہ برس کے اسی مہینے میں 292 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا تھا۔ ستمبر مالی سال 20ء کے دوران سال بسال بنیاد پر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) دو گنا ہو کر 385.3 ملین ڈالر ہو گئی تھی، جس کی بنیادی وجہ ٹیلی نار پاکستان کی جانب سے ادا کی گئی لائسنس کی تجدیدی فیس تھی۔ جزو دانی سرمایہ کاری کے حوالے سے اسٹاف نے آگاہ کیا

کہ ستمبر مالی سال 20ء کے دوران اس میں 292.0 ملین ڈالر کی آمدنی درج کی گئی ہے جبکہ گذشتہ برس کے اسی مہینے میں 15.0 ملین ڈالر کا اخراج ہوا تھا۔ اس آمدنی کی بڑی وجہ قرضوں کے تسکات میں سرمایہ کاری تھی۔ ان پیش رفتوں کے نتیجے میں نومبر 2019ء کے وسط تک زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 8.4 ارب ڈالر ہو گئے۔

14- اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ نومبر 2019ء میں جی ڈی پی کی حقیقی پیش گوئیاں خاصی حد تک 3.5 فیصد کے قریب رہیں جیسا کہ ستمبر 2019ء میں زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس میں بتایا گیا تھا۔ اس کی یہ وضاحت کی گئی کہ تازہ ترین اعداد و شمار خصوصاً بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور فصلوں کے تخمینوں کے اثرات کو شامل کرنے کے لیے شعبہ جاتی نمونے میں معمولی نظر ثانی کی گئی ہے۔ مزید برآں، اجناس کے پیداواری شعبے میں چھوٹی تبدیلیوں کے اثرات شامل کرنے کے لیے خدمات کی متوقع نمونے ردوبدل کیا گیا ہے۔

15- مالی سال 20ء کے پہلے دو مہینوں کے دوران گاڑیوں کی فروخت میں 30.3 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 2.8 فیصد کمی آئی تھی۔ اس کمی کی بنیادی وجوہات میں بڑھتی ہوئی قیمتیں، صارفی مالکاری کی لاگت میں اضافہ اور حقیقی آمدنیوں میں کمی شامل ہیں۔ تاہم درآمدی گاڑیوں پر پابندیوں کے نتیجے میں 1000 سی سی سے کم انجن کی گنجائش رکھنے والی چھوٹی گاڑیوں کی پیداوار میں مالی سال 19ء کے پہلے چار مہینوں کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی اسی مدت میں اضافہ دیکھا گیا۔ توانائی کے آمیزے میں تبدیلی اور عمومی معاشی سست روی کی وجہ سے پیٹرولیم مصنوعات (پیٹرولیم، آئل، اور لبریکینٹ) کی فروخت میں کمی کا سلسلہ جاری رہا۔ جولائی تا اگست مالی سال 20ء کے دوران دو اسازی میں 14.4 فیصد کمی وسیع الہنیاد کمی دکھائی دی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 11.5 فیصد کمی ہوئی تھی۔ تاہم، اگست مالی سال 20ء کے دوران سیمنٹ کے شعبے میں نہ صرف برآمدات میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے بلکہ گذشتہ دو مہینوں کے دوران مقامی فروخت میں بھی تیزی آنے لگی ہے۔

16- مالی سال 20ء میں جی ڈی پی کی نمو پیش گوئی سے کم رہنے سے متعلق خطرات میں شامل ہیں: (1) کیڑوں کے حملوں اور موسم سے متعلق آفات کی صورت میں رسد کو دھچکے؛ (2) صنعت میں خام مال کی قیمتوں میں اضافہ؛ اور (3) بجٹ میں سرکاری اخراجات سے متعلق مالیاتی رکاوٹیں۔ مالی سال 20ء کے دوران جی ڈی پی کی نمو میں اضافے کے عوامل یہ ہوں گے: (1) زرعی سرگرمیوں کی بحالی اور؛ (2) منصوبہ بندی کیے گئے انفراسٹرکچر منصوبوں پر کام کا آغاز۔

مالی منڈیاں اور انتظام ذخائر

17- زری پالیسی پر عمل درآمد سے متعلق کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، مالی بازار و انتظام ذخائر نے بتایا کہ 13.25 فیصد کمی پالیسی ریٹ کے مقابلے میں شبینہ رپورٹ 0.35 فیصد تغیر پذیری کے ساتھ 13.21 فیصد پر قرار رہا۔ زری صورت حال میں پیش رفتوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے انھوں نے وضاحت کی کہ پچھلے دو ماہ میں اسٹیٹ بینک کے ادخال میں خاصی کمی واقع ہوئی ہے، جو ستمبر مالی سال 20ء کے 2.0 ٹریلین روپے سے کم ہو کر نومبر مالی سال 20ء میں 575 ارب روپے ہو گیا۔ اس کمی کی بنیادی وجہ حکومت کی طرف سے بہتر مالی نظم و نسق اور منڈی میں زرمبادلہ کی نئی رقوم کی آمد کے روپے میں اثر کو قرار دیا گیا ہے۔

18- مزید برآں، یہ بھی بتایا گیا کہ مالی سال 20ء میں اسٹیٹ بینک سے میزانیہ قرض گیری پر حد کی وجہ سے حکومت نے اپنی نقد رقم کی روزمرہ ضروریات کو پورا کرنے اور بڑی عرصیتوں کے حوالے سے بفر زبانی کے لیے جدولی بینکوں سے قرض لیا تاکہ اسٹیٹ بینک کے ساتھ بفر زبانی جاسکیں۔ ستمبر مالی سال 20ء کے دوران یہ بفر 2.5 ٹریلین روپے سے زیادہ تھے جو نومبر مالی سال 20ء میں گھٹ کر 1.0 ٹریلین روپے رہ گئے، جو حکومت کی طرف نقدی کے بہتر انتظام کا مظہر ہے۔

19- باقی ماندہ حکومتی تسکات کے رجحان پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے ایگزیکٹو ڈائریکٹر، مالی بازار و انتظام ذخائر نے اس امر کی نشاندہی کی کہ ستمبر مالی سال 20ء میں حکومتی قرضوں کے لگ بھگ 50.0 فیصد حصے کی عرصیت کی مدت تین ماہ سے کم تھی، جو نومبر مالی سال 20ء میں ایک سال کی مدت پر منتقل ہو چکی ہے۔ ایم ٹی بیز کے اجزائے ترکیبی میں اس تبدیلی سے اجزائے ثانی کا خطرہ کم ہو جائے گا، جو اسٹیٹ بینک سے قرض نہ لینے کے تناظر میں اہمیت کا حامل ہے۔ تاہم، انہوں نے بتایا کہ حکومت طویل مدتی پی آئی بیز کی نیلامیوں میں معمولی رقم اب بھی قبول کر رہی ہے، جو طویل مدتی سیالیات پر منفی اثرات مرتب کر رہا ہے۔ ستمبر 2019ء میں زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس کے بعد سے 10 سالہ

بانڈ کی یافت 12.48 فیصد سے کم ہو کر تقریباً 11.40 فیصد رہ گئی ہے۔ 10 سالہ بانڈ کی یافتوں میں یہ کمی توقعات اور طویل مدتی تسکات میں بہت تھوڑی سرمایہ کاری کو بھی ظاہر کرتی ہے۔

20- اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے سیال ذخائر اور تبدلات / بیٹنگی واجبات کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ گذشتہ چار مہینوں میں زر مبادلہ کے ذخائر میں 1.2 ارب ڈالر کا اضافہ جبکہ تبدل / بیٹنگی واجبات میں 2.0 ارب ڈالر کی کمی آچکی ہے۔ چنانچہ، ان ذخائر میں خالص اضافہ شروع ہو گیا جو قرض پر مبنی نہیں تھے اور اس کی مدد سے اسٹیٹ بینک کو 3.2 ارب ڈالر مالیت کے زر مبادلہ کے ذخائر کی بفر بنانے میں مدد ملی۔

21- آخر میں کمیٹی کو منڈی کی توقعات بحوالہ پالیسی ریٹ آگاہ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ منڈی اسے برقرار رکھنے کی توقع کر رہی ہے۔

زری پالیسی پر سرویز کے نتائج

22- شعبہ تحقیق کے اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کے روبرو مختلف سرویز کے نتائج پیش کیے۔ جس میں بتایا گیا کہ ستمبر 2019ء کے مقابلے میں نومبر 2019ء میں اعتمادِ صارف کے اشاریے (سی سی آئی) میں معمولی کمی آئی۔ متوقع معاشی صورت حال کا اشاریہ (ای ای سی آئی) بھی معتدل کمی کے ساتھ بدستور منفی حدود میں ہے۔ موجودہ معاشی صورت حال کے اشاریے (سی ای سی آئی) میں بھی گذشتہ دو لہروں کے درمیان کمی آئی اور نومبر 2019ء میں یہ گذشتہ چند سالوں کی پست ترین سطح تک جا پہنچا۔ گذشتہ چھ ماہ کے دوران موجودہ معاشی صورت حال کے اشاریے (سی ای سی آئی) میں اس مستقل کمی کے حوالے سے، جس کے سبب اعتمادِ صارف کے اشاریے (سی سی آئی) میں بھی کمی آ رہی ہے، ممکنہ وضاحت پیش کرتے ہوئے کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ موجودہ معاشی صورت حال کے اشاریے (سی ای سی آئی) اور غذائی اشیا کی موجودہ قیمتوں کے حوالے سے گھرانوں کے خیالات میں بڑا گہرا تعلق پایا گیا۔ دوسری طرف، اعتمادِ صارف کے اشاریے اور غذائی اشیا کی قیمتوں کے حوالے سے احساسات میں معتدل تعلق سامنے آیا ہے۔

23- مہنگائی کی توقعات کے اشاریوں کے بارے میں تبادلہ خیال کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ غذائی اور غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کی مجموعی توقعات نومبر 2019ء میں بھی تقریباً اسی سطح پر تھیں جس پر وہ ستمبر 2019ء میں تھیں۔ تاہم گذشتہ دو لہروں کے درمیان توانائی کی مہنگائی کی توقعات کے اشاریے میں معمولی اضافہ ہوا۔ مہنگائی کی توقعات کے مقداری پیمانے کے حوالے سے یہ بتایا گیا کہ ستمبر 2019ء کی نسبت نومبر 2019ء میں اگلے چھ ماہ کے لیے گھرانوں کی مہنگائی کی توقعات میں تھوڑا سا اضافہ ہوا۔

24- اعتمادِ کاروبار سروے پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے بتایا گیا کہ اگست 2019ء کی نسبت اکتوبر 2019ء میں ہونے والے حالیہ سروے میں بحیثیت مجموعی اعتمادِ کاروبار، موجودہ اعتمادِ کاروبار اور متوقع اعتمادِ کاروبار میں بہتری آئی ہے۔ ان نتائج سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صنعتی شعبے کے مقابلے میں خدمات کے شعبے میں زیادہ مثبت احساسات پائے جاتے ہیں۔ نتائج میں اس بہتری کی عکاسی بھی ہوتی ہے۔ مزید برآں، اس بابت آگاہ کیا گیا کہ گذشتہ پانچ سرویز کے دوران کمی کے بعد پرچیزنگ منیجرز اشاریہ (پی ایم آئی) بڑھنا شروع ہو گیا ہے۔ بالآخر، گذشتہ سروے کی نسبت اگلے چھ ماہ میں کاروبار کے لیے مہنگائی کی توقعات کم ہو گئی ہیں۔

25- مزید برآں، نئے "سروے آف اور فور کاسٹرز" کے نتائج کمیٹی کو فراہم کیے گئے۔ اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ گورنر کی ہدایت پر پہلی مرتبہ اس سروے کا انعقاد کیا گیا۔ سروے کے طریق کار اور نتائج سے ارکان کو آگاہ کیا گیا۔ سروے کے نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ جی ڈی پی نمو کے حوالے سے مالی سال 21ء کے لیے بیرونی فور کاسٹرز کی توقعات مالی سال 20ء کی متوقع جی ڈی پی نمو سے بلند ہیں۔ دوسری طرف، مالی سال 20ء میں اوسط مہنگائی تقریباً 12.0 فیصد رہنے کی توقع ہے۔

26- اسٹاف نے کمیٹی کو یہ بھی بتایا کہ گذشتہ چھ ماہوں میں پہلی مرتبہ 'بینک قرض گاری سروے' کے نتائج نے قرضوں کی متوقع لاگت میں کمی ظاہر کی، جو قبل ازیں بلند سطح پر تھی۔ آخر میں زری پالیسی پر داخلی رائے شماری کے نتائج کمیٹی کے گوش گزار کیے گئے۔

ماڈل پر مبنی جائزہ

27- تحقیقی اسٹاف نے کمیٹی کو ماڈل میں ہونے والے ردوبدل کے بارے میں آگاہ کیا تاکہ صارف اشاریہ قیمت کے اشاریے میں ہونے والی تبدیلیوں کی عکاسی ہو سکے۔ اسٹاف نے ستمبر 2019ء میں زرعی پالیسی کمیٹی کے منعقدہ اجلاس میں ایف اے پی ایس کی ناؤ کاسٹنگ میں استعمال ہونے والے مفروضوں اور مالی سال 19ء کی چوتھی سہ ماہی کے حقیقی اعداد و شمار کا تقابلی جائزہ پیش کیا۔ زرعی پالیسی کمیٹی کو ایف اے پی ایس کے حالیہ نتائج کے بنیادی مفروضوں کے بارے میں بھی بتایا گیا، جن میں یہ شامل ہیں: (i) بجلی کے نرخوں میں اضافہ، (ii) مالی سال 20ء کے لیے تیل کی عالمی قیمتیں (iii) مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء کا مالیاتی خسارہ، اور (iv) امریکی پالیسی ریٹ اور مہنگائی کے حوالے سے ایف او ایم سی کے تازہ ترین تخمینے۔

28- بنیادی مفروضوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ نومبر 2019ء میں مالی سال 20ء کے لیے عمومی مہنگائی کی ناؤ کاسٹنگ پر نظر ثانی کر کے اس میں کمی کردی گئی ہے۔ اس کمی کو بنیادی طور پر مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تخمینے سے کم مہنگائی، مالیاتی لحاظ سے بہتری کے سبب کمزور مالیاتی قوت محرکہ اور شرح مبادلہ میں نامیہ بہتری سے منسوب کیا گیا ہے۔ شرح مبادلہ، تیل کی قیمتوں اور مالیاتی خسارے کے متعلق مالی سال 20ء کے مفروضوں کی تازہ کاری پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

29- مذکورہ بالا مفروضوں کے پیش نظر یہ ماڈل ستمبر 2019ء کے نتائج کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی تک پالیسی ریٹ میں اضافے کے حوالے سے اعتدال کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ بتایا گیا کہ پالیسی ریٹ میں مجوزہ معتدل ردوبدل سے شرح سود کی ترمیم شدہ غیر ملقف مساوات کی صورت حال سے ہم آہنگی، تیل کی مستحکم قیمتوں کے ساتھ مالی سال 20ء کے لیے عمومی اور قوزی مہنگائی کے تخمینوں میں کمی، اور شرح مبادلہ میں تھوڑے سے اضافے کی عکاسی ہوگی۔

30- آخر میں اسٹاف نے متبادل منظر ناموں پر مبنی مختلف تخمینے پیش کیے: (i) نامیہ شرح مبادلہ، (ii) تیل کی عالمی قیمتیں، (iii) مالیاتی خسارہ، اور (iv) پیداواری فرق۔ کمیٹی نے تمام منظر ناموں اور پالیسی ریٹ پر ان کے ممکنہ مضمرات پر تفصیلی غور کیا۔

زرعی پالیسی پر غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

31- کمیٹی نے آئندہ دو ماہ کے لیے زرعی پالیسی موثف اختیار کرنے کی غرض سے درج ذیل نکات پر غور و خوض کیا: (i) طلب و رسد کی مجموعی صورت حال: (ii) بازار مبادلہ کے احساسات اور مجموعی توقعات؛ (iii) بیرونی شعبے کا استحکام (iv) یوٹیلیٹی نرخوں میں ممکنہ ردوبدل اور (v) ماہ بہ ماہ حالیہ بلند عمومی مہنگائی۔

32- بحث کے اختتام پر ارکان نے پالیسی ریٹ کے فیصلے پر ووٹ دیا۔

33- زرعی پالیسی کمیٹی نے اکثریتی رائے سے پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ 10 میں سے 8 ارکان نے اس کے حق میں ووٹ دیا، جبکہ دو ووٹ پالیسی ریٹ کو 25 پی پی ایس کم کرنے کے حق میں دیے گئے۔

34- بعد ازاں، کمیٹی نے زرعی پالیسی بیان کا مسودہ تحریر کیا۔

35- کمیٹی نے مندرجہ ذیل فیصلے کیے:

فیصلہ:

- پالیسی شرح سود 13.25 فیصد برقرار رکھی جاتی ہے۔
- زرعی پالیسی بیان - نومبر 2019ء منظور کیا جاتا ہے۔